ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.3, 2025

"آئینۂ وصفِ جمال" از ڈاکٹر نجم الرشید: ایک تعارفی مطالعہ

"Aena-e-Wasf-e-Jamal" by Dr. Najam Ur Rashid-An Introductory Study

Sahar Fayyaz
Ph. D. Scholar, Department of Persian, GC University, Lahore
saherfayyaz05@gmail.com

Dr. Muhammad Iqbal Shahid
Professor Emeritus, GC University, Lahore
dr.iqbalshahid@gcu.edu.pk

Abstract
The Persian language and literature in the subcontinent began with the Ghaznavid era and remained dominant as the official and academic language until the Mughal period. Due to the absence of the printing press during this long period, a priceless treasure of historical and literary heritage was scattered in the form of handwritten manuscripts, the preservation of which is a major challenge of the modern era. This article presents a critical review of the life, editorial works, and especially the cataloging (fehrist-nigari) of Dr. Khizar Hayat Noshahi (1952–2021), an eminent scholar, textual critic, and director of manuscripts at Bait-al-Hikmah, who belonged to the Noshahia order. Under the guidance of his mentor, Dr. Arif Noshahi, and by following the style of Dr. Ahmad Monzavi—the master of cataloging in the subcontinent—Dr. Khizar Noshahi gave a modern scientific dimension to manuscript studies. This paper offers a critical analysis of his five key catalogs: the Dr. Nabi Bakhsh Khan Baloch Collection, the Masood Jhandir Library, the Ganjina-e-Azar, the Hamdard Library, and the Ganjina-e-Shauq.

Keywords: Persian, Subcontinent, Khizar Noshahi, Manuscripts, Cataloging

خلاصہ: غزل فارسی شاعری کی ایسی صنف سخن ہے جو اپنے آغاز سے لے کر آج تک مسلسل بلندیوں کا سفر طے کر رہی ہے اور اس کی مقبولیت میں کبھی کمی نہیں آئی۔ فارسی غزل کے بہت سے انتخاب شائع ہو چکے ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور میں فارسی ادبیات کے استاد ڈاکٹر نجم الرشید نے "آئینۂ وصفِ جمال" کے عنوان سے فارسی غزل کا انتخاب شائع کیا ہے جس میں انسٹھ شاعروں کی ایک سو ننانوے غزلیں شامل ہیں۔ یہ انتخاب تاریخی لحاظ سے ترتیب دیا گیا ہے۔ زیر نظر مقالہ میں اس انتخاب کا تعارف کرواتے ہوئے اس کی مختلف پہلو اور ان کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔

کلیدی الفاظ: ڈاکٹر نجم الرشید، فارسی غزل، آئینۂ وصف جمال، شعری انتخاب

غزل فارسی شاعری کی وہ لازوال صنف ہے جس نے اپنی دلکشی اور جاذبیت سے ہر باذوق اور حساس ذہن کو متاثر کیا ہے۔ یہ صنف ہمیشہ سے ذاتی تجربات اور احساسات کی نمائندہ رہی ہے اور جہاں قصیدہ اور مثنوی جیسی اصناف سخن موضوعات میں مقید رہیں، غزل نے شخصی جذبات کی نمائندگی کی اور اس طرح انسانی مزاج کی بہتر ترجمان مانی گئی۔ غزل کے کئی لغوی معانی بیان کیے گئے ہیں۔ سیروس شمیسا نے لکھا ہے:

غزل۔۔۔بہ معانی مختلف اما متشابہ سخن گفتن با زنان و عشق بازی و حکایت کردن از جوانی و محبت ورزیدن و وصف زنان وغیرہ بہ کار رفتہ است[1]

دانشنامۂ ادبیات میں غزل کے معانی "معاشقہ" اور "معشوق سے گفتگو" درج کیے گئے ہیں[2]۔ شمس قیس رازی نے غزل کے معنی دردناک فریاد درج کیے ہیں[3]۔ اصطلاحی معنوں میں غزل سے مراد ایسا مجموعۂ ابیات ہے جو متحد الوزن ہو اور اس کے تمام مصرع دوم اور پہلے بیت کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوں۔ شاعر غزل کے آخر میں عموماً اپنا مختصر نام لاتا ہے جسے تخلص کہا جاتا ہے۔

غزل کا آغاز قصیدے کی تشبیب سے مانا جاتا ہے۔ اسی لیے فارسی غزل کا رواج قصیدے کی نسبت بہت بعد میں ہوا۔ سبک خراسانی میں غزل کے نمونے کم ہیں۔ سبک عراقی کا زمانہ غزل کے عروج کا زمانہ ہے۔ صحیح معنوں میں غزل کی روایت سنائی غزنوی سے شروع ہوئی اور مولوی رومی کے ہاں عارفانہ غزل اور سعدی کے ہاں عاشقانہ غزل اپنے عروج پر دکھائی دیتی ہے۔ حافظ کے ہاں یہ دونوں رنگ مل جاتے ہیں اور ایک نیا رنگ سامنے آتا ہے[4]۔ سبک ہندی میں بھی غزل دیگر اصناف سخن پر غالب نظر آتی ہے۔

بارہویں صدی قمری کے وسط سے دورۂ مشروطیت کے شعرا نے دوبارہ سبک عراقی اور خراسانی کی طرف رجوع کیا۔ جدید فارسی شاعری میں موضوعاتی تبدیلیوں کے زیرِ اثر غزل نے بھی خود کو تبدیل کیا۔ آج کی غزل اگرچہ قالب کے لحاظ سے کلاسیکی ہے مگر موضوعات کے لحاظ سے کسی بھی جدید صنف سخن کا مقابلہ کرتی ہے۔

غزل کی اس مقبولیت اور اہمیت کے پیش نظر اس کے کئی انتخاب مرتب کیے گئے۔ زیر نظر مقالے میں جس کتاب کا تعارف مقصود ہے، یہ کتاب بھی فارسی غزل کے انتخاب پر مشتمل ہے۔ کتاب کا عنوان "آئینۂ وصف جمال" ہے اور اس کے مرتب ڈاکٹر نجم الرشید ہیں۔

ڈاکٹر نجم الرشید:

ڈاکٹر نجم الرشید (1967–2016ء) پنجاب یونیورسٹی لاہور میں فارسی ادبیات کے استاد تھے۔ انھوں نے تہران سے فارسی ادبیات میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی تھی[5] اور پاکستان میں فارسی ادبیات کے نامور محقق کے طور پر پہچانے جاتے تھے۔ وہ دورانِ ملازمت ہی وفات پا گئے۔ انھوں نے فارسی زبان و ادب کے مختلف موضوعات پر نو کتابیں اور اسی سے زائد مقالات لکھے[6]۔ ڈاکٹر نجم الرشید شاعری کا عمدہ ذوق رکھتے تھے اور "آئینۂ وصف جمال" ان کے اس ذوق کا ثبوت ہے۔

آئینۂ وصفِ جمال: "آئینۂ وصفِ جمال" فارسی غزل کا انتخاب ہے جو آغاز سے لے کر معاصر غزل کو محیط ہے۔ انتخاب "آئینۂ وصفِ جمال" پہلی مرتبہ سن 2014ء میں النور پبلی کیشنز، لاہور سے شائع ہوا۔ وہ روایت جو سینکڑوں سال پرانی اور تاریخ کے اوراق میں بکھری ہوئی تھی ڈاکٹر نجم الرشید نے اسے ایک مختصر سی کتاب میں نہایت جامع انداز میں جمع کر دیا ہے۔ اس کتاب کے ایک سو اکہتر صفحات ہیں۔ کتاب کا نام حافظ شیرازی کے شعر سے لیا گیا ہے:

بعد ازین روی من و آئینۂ وصفِ جمال
که در آنجا خبر از جلوۂ ذاتم دادند [7]

پیش لفظِ آئینۂ وصفِ جمال: اس کتاب کا پیش لفظ جامع اور معلوماتی ہے۔ ڈاکٹر نجم الرشید اس کتاب کے مقدمے میں غزل کی ادبی اصطلاح اور اس کی ہیئت سے لیکر فارسی شاعری کے مختلف سبک کے نمائندہ شاعروں کی شعری خصوصیات معلوماتی انداز میں بیان کرتے ہیں۔ اس طرح یہ پیش لفظ فارسی غزل کے ارتقاء کی مجمل تاریخ بن جاتا ہے۔ ڈاکٹر نجم الرشید کے مطابق غزل کو فارسی شاعری میں وہی مقام حاصل ہے جو ایک جاندار میں جان کو حاصل ہوتا ہے۔[8] غزل ہم قافیہ و ہم وزن اشعار کے مجموعے کا نام ہے جس میں ردیف اور تخلص کا اہتمام ہوتا ہے۔ ڈاکٹر نجم الرشید کے مطابق سنائی وہ پہلا شاعر ہے جس نے غزل میں تخلص برتا ہے۔[9] غزل کے بہترین شعر کو بیت الغزل کہتے ہیں۔ "حافظ وہ پہلا شاعر ہے جس نے یہ اصطلاح استعمال کی ہے۔

شعر حافظ همه بیت الغزلِ معرفت است
آفرین بر نفسِ دلکش و لطفِ سخنش[10]

اس کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر نجم الرشید معلوماتی نثر لکھتے جاتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ غزل کے اشعار کی تعداد پانچ سے لے کر چودہ تک ہوتی ہے۔[11] اس کے علاوہ ڈاکٹر نجم الرشید پیش لفظ میں غزل کو موضوعاتی بحث کے تحت بیان کرتے ہیں۔ ان کے مطابق ظہیر فاریابی، انوری اور خاقانی نے غزل کو استقامت بخشی اور عاشقانہ غزلیں لکھیں جبکہ عطار اور مولانا روم نے عرفانی موضوعات کو غزل میں سمویا ہے۔

رومی اور عطار کے بارے میں رائے: ڈاکٹر نجم الرشید کے مطابق ظہیر فاریابی، انوری اور خاقانی نے غزل کو استقامت بخشی اور عاشقانہ غزلیں لکھیں جبکہ عطار اور مولانا روم نے عرفانی موضوعات کو غزل میں سمویا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"اگرچہ ظہیر فاریابی، انوری اور خاقانی نے غزل کو استحکام بخشا اور عاشقانہ غزلیں لکھیں۔ لیکن عطار اور مولانا روم نے عرفانی موضوعات کو غزل میں سمویا اور اسے بلندی پر پہنچایا۔ عطار کی غزلیں آتشِ عشق اور سوز محبت سے لبریز ہیں۔ عطار کی تشبیہات واضح اور روشن ہیں۔ مولانا کی غزلوں میں احساسات اور جذبات کا ایک طوفان ہے جو امڈا چلا آتا ہے۔"[12]

اور فخر الدین عراقی نے صوفیانہ مسائل کو مجازی رنگ میں پیش کیا۔ سعدی غزل کے امام سمجھے جاتے ہیں۔ سعدی نے عشقیہ موضوعات کو سوز و گداز کے ساتھ بیان کیا ہے۔[13]

حافظ کی غزلیات پر تبصرہ: حافظ کی غزلوں پر ڈاکٹر نجم الرشید کا درج ذیل تبصرہ ان کے وسعتِ مطالعہ اور ژرف نگاہی پر دال ہے:

"حافظ وہ شاعر ہے جس کی غزلوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، عاشقانہ، عرفانہ، عرفانہ و عاشقانہ۔ حافظ لفظوں کو اشعار میں نگینے کی طرح جڑتا ہے۔ وہ عموماً لفظوں کے ذریعہ شعر میں موسیقی اور خوش آہنگی پیدا کرتا ہے۔ اس کا کلام روزمرہ اور محاورات سے لبریز ہے۔ درحقیقت حافظ کی شاعری عشق و عاشقی اور رندی و سرمستی ہے۔"[14]

اسی طرح جامی کی غزلوں کے مضامین، تصوف و عرفان، عشق مجازی، توحید اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ڈاکٹر نجم الرشید سبک یعنی اسلوب کی تفصیلات کو جامع اور مختصر کلمات میں سمیٹتے ہیں۔ ان کے مطابق سبک عراقی میں شعرا اپنی غزلوں میں عربی الفاظ کا استعمال کرنے لگے۔[15]

سبک عراقی کے بعد واسوخت کو رواج حاصل ہوا۔ یعنی عاشق محبوب سے کنی کتراتا ہے اور کسی اور مرکز کی طرف مائل ہے۔ ڈاکٹر نجم الرشید کے بقول اس شیوۂ غزل کو وحشی بافقی نے رواج دیا ہے۔[16] واسوخت کے بعد سبک بازگشت کا شہرۂ عام ہوا۔ فرخی یزدی، ابوالقاسم لاہوتی اور عارف قزوینی نے سیاسی اور سماجی پس منظر کے حوالے سے غزلیں لکھیں۔ پہلوی دور کے شعرا میں رہی معیری، ملک الشعرا بہار اور شہریار نمایاں ہیں۔ معاصر غزل کو غزلِ نو کہا جاتا ہے۔[17] غزل نو کے حوالے سے ڈاکٹر نجم الرشید یوں رقم طراز ہیں:

"معاصر غزل، غزل نو کے نام سے یاد کی جاتی ہے۔ سیمین بہبہانی، شفیعی کدکنی، حسین منزوی اور مفتون امینی وہ شعرا ہیں جنھوں نے احساس و معنی پر مبنی غزلیں لکھی ہیں۔ سیمین بہبہانی وہ شاعرہ ہے جس کی غزل میں عورت کے احساسات اور جذبات دلنشین انداز میں بیان ہوئے ہیں۔ اس کی بعض غزلیات میں مولانا روم کے اسلوب کی جھلک بھی دکھائی دیتی ہے۔"[18]

سبک ہندی کے غزل گو شعرا پر تبصرہ: ڈاکٹر نجم الرشید سبک ہندی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"سبک ہندی کے غزل گو شعرا جن میں فیضی، عرفی، نظیری، طالب آملی، ابوطالب کلیم، بیدل، صائب اور غالب دہلوی نمایاں ہیں، نے تشبیہ استعارہ، کنایہ، حس آمیزی، پارادوکس، اسلوب معادلہ اور تشخیص جیسی خصوصیات کو غزل میں

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

مختلف انداز سے بیان کیا جس کے سبب غزل میں پیچیدگی پیدا ہو گئی۔ فیضی ایک زندہ دل شاعر ہے جس میں جذبات و احساسات کی رنگا رنگی اور بھرپور زندگی موجود ہے۔ فیضی نے غزل گوئی میں خسرو دہلوی، حسن سجزی اور حافظ شیرازی کی پیروی کی ہے۔"[19]

نظیری نے غزل میں حافظ شیرازی کی پیروی کی ہے۔ عرفی کے کلام میں تازگی اور اسلامی اور ہندی علامات و افکار کا باہمی امتزاج ملتا ہے۔[20] غنی کشمیری نے استغنا، توکل اور بے نیازی کے مضامین نئے انداز سے برتتے ہیں۔ بیدل کے کلام میں سبک ہندی کے محاسن موجود ہیں۔ وہ اپنی انفرادیت کے باعث ناقابل تقلید شاعر ہے۔[21] غالب نے اپنی غزلیات میں فطرت انسانی کے متنوع جذبات کی عکاسی کی ہے۔ اقبال کی غزلیں سوز و ساز اور جذب و شوق کی حامل ہیں۔

فہرست کتاب: اس کتاب میں انسٹھ شعرا کی ایک سو ننانوے (199) غزلیں شامل کی گئی ہیں[22]۔ شعراء کا ذکر تاریخ وفات کی ترتیب سے کیا گیا ہے۔ جن معاصر شعراء کی غزلیں شامل کی گئی ہیں، انھیں تاریخ پیدائش کے اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے۔ پہلا شاعر فرخی سیستانی اور آخری محمود وحیدزادہ نسیم ہے۔ حروف تہجی کے اعتبار سے شعرا کی فہرست درج ذیل ہے:

احمد گلچین معانی (پ: 1916ء)، اقبال لاہوری (1938ء)، امیر خسرو (1325ء)، انوری ابیوردی (1187ء)، ایرج میرزا (1924ء)، بہمن صالحی (پ: 1938ء)، بو علی قلندر (1324ء)، بیدل دہلوی (1720ء)، حافظ شیرازی (1389ء)، حزین لاہیجی (1767ء)، حسن دہلوی (1337ء)، خاقانی شیروانی (1199ء)، خواجو کرمانی (1352ء)، رہی معیری (1968ء)، سعدی شیرازی (1291ء)، سلمان ساوجی (1376ء)، سنائی غزنوی (1140ء)، سید حسن غزنوی (1160–1162ء)، سیمین بہبہانی (2014ء)، شفیعی کدکنی (پ: 1940ء)، شہریار (1988ء)، صائب تبریزی (1676ء)، طالب آملی (1627ء)، ظہوری ترشیزی (1615ء)، ظہیر فاریابی (1202ء)، عارف قزوینی (1933ء)، عباس کی منش (پ: 1925ء)، عبید زاکانی (1370ء)، عراقی ہمدانی (1289ء)، عرفی شیرازی (1591ء)، عطار نیشاپوری (1221ء)، علامہ دہخدا (1964ء)، عنصری بلخی (1039ء)، غالب دہلوی (1869ء)، غنی کشمیری (1668ء)، غنیمت کنجاہی (1696ء)، فرخی سیستانی (1039ء)[18]، فرخی یزدی (1939ء)، فریدوین مشیری (پ: 1926ء)، فغانی شیرازی (1519ء)، فیضی (1596ء)، قدسی مشہدی (1646ء)، قرۃ العین طاہرہ (1847ء)، کلیم ہمدانی (1651ء)، لعل شہباز قلندر (1274ء)، محمود وحیدزادہ (پ: 1979ء)، مسعود سعد سلمان (1121ء)، مشتاق اصفہانی (1757ء)، مظاہر مصفا (پ: 1928ء)، مفتون امینی (پ: 1925ء)، ملک الشعراء بہار (1951ء)، مولانا جامی (1493ء)، مولوی بلخی (1273ء)، میرزا قتیل (1818ء)، میرزادہ عشقی (1757ء)، نظیری نیشاپوری (1612ء)، ہاتف اصفہانی (1783ء)، ہوشنگ ابتہاج (پ: 1927ء)، وحشی بافقی (1583ء)[23]

یہ انتخاب بالکل ذوق کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔ شعراء کے انتخاب میں کسی زمانی حدود کو پیش نظر نہیں رکھا گیا، نہ ہی غزلوں کی تعداد متعین کی گئی ہے۔ جس شاعر کی جتنی غزلیں مرتب کو پسند آئی ہیں، وہ شامل کر لی گئی ہیں جیسے حافظ شیرازی کی چودہ غزلیں شامل کی گئی ہیں لیکن کئی شعراء کی ایک ایک غزل شامل ہے۔ عوامی پسندیدگی کو مد نظر رکھتے ہوئے مختلف شعراء کی معروف غزلیں بھی شامل کی گئی ہیں لیکن اس سارے انتخاب میں ایک بات مرتب کے پیش نظر رہی ہے کہ غزلیں مستند اور شائع شدہ نسخوں سے لی گئی ہیں۔ ڈاکٹر نجم الرشید اپنے انتخاب کے متعلق لکھتے ہیں:

"ہر شاعر کی غزلیات کا انتخاب اس کے شائع شدہ دیوان اور مستند نسخہ سے کیا گیا ہے۔ دیوان کے صفحات کے حوالے بھی حواشی میں دیے گئے ہیں۔ جن شعرا کے دیوان حاصل نہ ہو سکے، ان کی غزلیات کا انتخاب مستند کتابوں سے کیا گیا ہے۔
اس مجموعہ غزل یعنی آئینہ وصف جمال کی اشاعت سے فارسی غزل کے قارئین کو مختلف شعرا کی معیاری، عمدہ اور دلنشیں غزلوں سے بآسانی استفادہ کرنے اور لطف اندوز ہونے کا موقع مل سکے گا۔"[24]

جیسا کہ پہلے ذکر ہوا، حافظ شیرازی کی سب سے زیادہ چودہ غزلیں منتخب کی گئی ہیں۔ فیضی کی گیارہ غزلیں اور مولانا رومی اور صائب کی دس دس غزلیں شامل کی گئی ہیں۔ دیگر شعراء کی غزلوں کی تعداد کم ہے۔اس انتخاب میں معروف غزلوں کا التزام زیادہ ہے۔ مثال کے طور پر حافظ کی درج ذیل غزلیں جو بہت مشہور ہیں، انتخاب کا حصہ ہیں:

الایا ایها الساقی ادرکاسا و ناولها[25]
اگر آن ترک شیرازی، به دست آرد دل ما را[26]
دل می رود ز دستم، صاحبدلان! خدارا! [27]
دوش وقت سحر از غصه نجاتم دادند[28]
بیا، تا گل برافشانیم و می در ساغر اندازیم[29]

اسی طرح مولانا رومی کی درج ذیل معروف غزلیں شامل کی گئی ہیں:

ای قوم به حج رفته کجایید، کجایید[30]
بی همگان بسر شود، بی تو بسر نمی شود[31]
یار مرا، غار مرا، عشق جگرخوار مرا[32]

سعدی کی درج ذیل معروف غزلیں شامل ہیں:

وه که گر من باز بینم روی یار خویش را[33]
مشنو ای دوست که غیر از تو مرا یاری نیست[34]
شب است وشاهد و شمع و شراب و شیرینی[35]

خسرو کی درج ذیل معروف غزلیں شامل ہیں:

ابر می بارد و من می شود از یار جدا[36]
جان ز تن بردی و در جانی هنوز[37]
ای چهرۂ زیبای تو رشک بتان آذری[38]

ڈاکٹر نجم الرشید نے پیش لفظ میں فارسی غزلیات کے سبک کی خصوصیات بھی گنوائی ہیں۔ اس انتخاب میں شاعر کے سبک کی جھلک بھی دکھائی دیتی ہے۔ مثال کے طور پر حافظ اور سعدی سبک عراقی کے شاعر ہیں، ان کے انتخاب میں سبک عراقی کا اسلوب یعنی عربی مصرعوں کا استعمال دکھایا گیا ہے:

مرا شکیب نمی باشد ، ای مسلمانان!
ز روی خوب، لکم دینکم ولی دینی[39]

حضوری گر همی خواهی از و غایب مشو «حافظ»
مَتَی مَا تَلْقَ من تهوْي دَع الدُّنْیَا وَ أَهمِلها[40]

اسی طرح مولانا رومی کو اسرار و معرفت کی ترجمانی سے زیادہ حصہ ملا تو ان کے انتخاب میں تصوف و واردات ہی زیادہ نظر آتی ہے:

گر صورتِ بی صورت معشوق ببینید
هم خواجه و هم خانه و هم کعبه شمایید[41]

حجرهٔ خورشید تویی، خانهٔ ناهید تویی
روضهٔ امید تویی، راه ده ای یار! مرا[42]

جاه و جلال من تویی ملکت و مال من تویی
آب زُلال من تویی، بی تو به سر نمی شود[43]

کلاسیکی غزل کے علاوہ یہ انتخاب غزلِ نو کا احاطہ بھی کرتا ہے۔ معاصر شعرا میں سے سیمین بہبہانی، بہمن صالحی، محمد رضا شفیعی کدکنی اور محمود وحیدزادہ نسیم کے نام نمایاں ہیں۔ ڈاکٹر نجم الرشید نے کوشش کی ہے کہ معاصر شاعری کا بہترین نمونہ انتخاب کے طور پر پیش کیا جائے۔ سیمین بہبہانی معاصر فارسی غزل گو شاعرات میں نمایاں حیثیت رکھتی ہیں اس لیے ڈاکٹر نجم الرشید نے ان کی زیادہ غزلیں شامل کی ہیں۔

اس ایک کتاب میں فارسی غزل کے سب شوخ رنگ یکجا ہو گئے ہیں اور کہا جا سکتا ہے کہ فارسی شاعری سے عمومی تعارف کے لیے اس ایک کتاب کا پڑھ لینا کافی ہے۔ اس میں ہمیں فارسی غزل کے ساتھ ساتھ فارسی شعر کا ارتقا بھی سامنے آتا ہے اور جہاں فرخی سیستانی سے لے کر شفیعی کدکنی تک ایرانی شاعری کے نمائندے موجود ہیں، وہاں مسعود سعد سلمان سے لے کر علامہ اقبال تک برصغیر کے نمائندہ شعرا بھی اپنا جلوہ دکھا رہے ہیں۔ یہ بات اس کتاب کی اہمیت دوچند کر دیتی ہے۔

☆☆☆☆☆

حواشی

1۔ شمیسا، سیروس، سیر غزل در شعر فارسی (تہران: انتشارات فردوس، 1370ش/1991ء)، ص11
2۔ سعیدیان، عبدالحسین، دانشنامۂ ادبیات (تہران: انتشارات ابن سینا، 1353ش/1974ء)، ص140
3۔ احمد، ظہور الدین، ایرانی ادب (اسلام آباد: مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، 1996ء)، صص305-306
4۔ شمیسا، سیروس، سیر غزل در شعر فارسی، صص139-140
5۔ نجم الرشید، "نجم الرشید"، دانشنامۂ ادب فارسی، جلد چہارم: ادب فارسی در شبہ قارہ، بخش سوم (تہران: وزارت فرہنگ و ارشادات اسلامی، 2002ء)، ص2524
6۔ نسیم الرحمان، "ڈاکٹر نجم الرشید کے تحقیقی مقالات: تعارف و تجزیہ"، جہان تحقیق، شمارہ 7، نمبر 3، (لاہور: سٹوڈنٹس کنسلٹنسی ہوم (SCH)، 2024ء)، ص264
7۔ حافظ شیرازی، دیوان حافظ، بہ تصحیح بھاء الدین خرمشاھی (تہران: انتشارات نیلوفر، 1373ش/1994ء)، ص183
8۔ نجم الرشید، "پیش لفظ"، آئینۂ وصفِ جمال (لاہور: النور پبلی کیشنز، 2014ء)، ص1
9۔ ایضاً
10۔ ایضاً
11۔ ایضاً
12۔ ایضاً
13۔ ایضاً

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

14۔ ایضاً، صص 1-2

15۔ ایضاً، ص 2

16۔ ایضاً

17۔ ایضاً

18۔ ایضاً

19۔ ایضاً

20۔ ایضاً، ص 3

21۔ ایضاً

22۔ ایضاً

23۔ نجم الرشید، "فہرست"، آئینۂ وصفِ جمال (لاہور: النور پبلی کیشنز، 2014ء)، ص i-ix

24۔ نجم الرشید، "پیش لفظ"، آئینۂ وصفِ جمال (لاہور: النور پبلی کیشنز، 2014ء)، ص 3

25۔ نجم الرشید، آئینۂ وصفِ جمال، ص 53

26۔ ایضاً

27۔ ایضاً، ص 54

28۔ ایضاً، ص 57

29۔ ایضاً، ص 62

30۔ ایضاً، ص 30

31۔ ایضاً، ص 26

32۔ ایضاً، ص 23

33۔ ایضاً، ص 35

34۔ ایضاً، ص 36

35۔ ایضاً، ص 39

36۔ ایضاً، ص 41

37۔ ایضاً، ص 42

38۔ ایضاً

39۔ ایضاً، ص 39

40۔ ایضاً، ص 53

41۔ ایضاً، ص 28

42۔ ایضاً، ص 24

43۔ ایضاً، ص 27

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

Bibliography

- Ahmad, Zahooruddin, "Irani adab" (Islamabad: Markaz eTahqiqat Darsi aIran o Pakistan, 1996)
- Najam-Ur-Rashid, *"Najam-Ur-Rashid"*, Danish Namah e Adab Farsi, Vol 4: Adab e Farsi Dar Shibeh Qarah, (India, Pakistan, Bangladesh) p:2524 (Tehran: Ministry of Culture, 2001)
- Naseem-Ur-Rehman, *"Dr. Najam-Ur-Rashid Kay Tahqiqi Maqalat: Taraf-o-Tajzia"*, Jahan-e-Tahqeeq, Vol 7, No. 3, pp: 263-270 (Lahore: Students Consultancy Home (SCH), 2024)
- Hafiz Sherazi, *Diwan-e-Hafiz*, edited by Baha Ud Din Khurramshahi (Tehran: Nilofar Publications, 1994)
- Najam-Ur-Rashid, *Aena-e-Wasf-e-Jamal* (Lahore: Alnoor Publications, 2014)
- Najam-Ur-Rashid, *"Pesh Lafz"*, Aena-e-Wasf-e-Jamal (Lahore: Alnoor Publications, 2014)
- Najam-Ur-Rashid, *"Fehrist"*, Aena-e-Wasf-e-Jamal (Lahore: Alnoor Publications, 2014)
- Saeedian, Abdul Hussain, *Danishnama-e-Adabiyat* (Tehran: Ibn-e-Sina Publications, 1974)
- Shamisa, Siros, *Sair-e-Ghazal Dar Sher-e-Farsi* (Tehran: Firdows Publications, 1991)

❖❖❖